111804 ـ رضاعت کی تعداد میں شک ہونے کی بنا پر شادی نہ کرنا ہی احتیاط ہے

سوال

میں اپنی خالہ کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن میری والدہ کہتی ہے کہ میں نے اسے دودھ پلایا ہے لیکن انہیں یہ علم نہیں کہ پانچ رضاعت ہیں یا اس سے کم، تو کیا میرے لیے اس سے شادی کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

حرمت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب اس میں دو شرطیں پائی جائیں:

پہلی شرط:

یہ رضاعت دو سال کی عمر دودھ چھڑانے سے قبل ہونی چاہیے.

دوسری شرط:

رضاعت کی تعداد پانچ یا اس سے زیادہ ہو، اس کی تفصیل سوال نمبر (804) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

اگر تو پانچ رضاعت سے کم ہو تو حرمت ثابت نہیں ہو گی.

اور اگر رضاعت کی تعداد میں شک پیدا ہو جائے کہ آیا پانچ تھیں یا نہیں ؟ تو بھی حرمت ثابت نہیں ہو گی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب رضاعت کے وجود میں شک ہو جائے یا پھر رضاعت کی تعداد میں آیا تعداد مکمل ہوئی ہے یا نہیں ؟ تو حرمت ثابت نہیں ہو گی، کیونکہ اصل رضاعت کا نہ ہونا ہے، اس لیے یقین شک سے زائل نہیں ہو سکتا " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (11 / 321).

اور اس لیے کہ حرمت اس وقت ہی ثابت ہو گی جب پانچ رضعات کا یقین ہو جائے، لیکن احتیاط اور بہتر اسی میں ہے کہ اس سے شادی نہ کرے، کیونکہ کچھ علماء کا مسلك یہ بھی ہے کہ رضاعت چاہے قلیل ہو یا کثیر اس سے

حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور انہوں نے پانچ رضاعت کی شرط نہیں لگائی، امام ابو حنیفہ اور امام مالك کا مسلك یہی ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ سے بھی ایك روایت یہی ہے "

دیکھیں: المغنی (11 / 310).

اور شیخ صالح الفوزان بن عبد اللہ الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" جب رضاعت کی تعداد کا یقین نہ ہو، لیکن یہ یقین ہو کہ رضاعت ضرور ہوئی ہے، تو احتیاط اسی میں ہے کہ شبہ سے بچنے کے لیے اس سے شادی نہ کی جائے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی بھی مشتبہات سے اجتناب کرتا ہے تو اس نے اپنے دین اور اپنی عزت دونوں کو محفوظ کر لیا "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

" جس میں تمہیں شك ہو اسے ترك کر کے اسے لے لو جس میں تمہیں شك نہیں " انتہی

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلۃ (2 / 856 ـ 857).

واللہ اعلم .